بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ڈیجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم دوشنبہ

نمبر ۲۶۸	۱۸ نومبر سنہ ۱۹۴۶ء	۲۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۵ھ	۱۸ ماہ نبوت ۱۳۲۵ھش	جلد ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سید مسعود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کو اب افاقہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام

اقوامِ ہند کے نام

"اے ہموطنو وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو۔ اور نہ وہ انسان انسان ہے۔ جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا۔ مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں۔ وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئیں ہیں۔ سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے۔ اور سب کے لئے اس کا سورج اور چاند اور کئی اور ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں۔ اور دوسری خدمات بھی بجا لاتے ہیں۔ اسکی پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اسکی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں۔ کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں۔ اور تنگدل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔ دوستو یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کرے گی۔ اور اس کے پاک خلقوں کے برخلاف اپنا چال چلن بنائے گی۔ تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائیگی۔ اور نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذریت کو بھی تباہی میں ڈالے گی۔ جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے۔ تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقاء کے لئے ایک آب حیات ہے۔ اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا چشمہ ہیں۔۔

۔۔۔ ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دینگے۔ یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلا وطن کر دینگے۔ بلکہ اب تو ہندو مسلمانوں کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے۔ اگر ایک پر کوئی تباہی آوے۔ تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جائیگا۔ اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر اور نخوت سے حقیر کرنا چاہے گی۔ تو وہ بھی داغ حقارت سے نہیں بچے گی۔ اور کوئی ان میں سے اپنے پڑوسی کی ہمدردی میں قاصر رہے گا۔ تو اسکا نقصان وہ آپ بھی اٹھائے گا۔ جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے۔ اسکی اس شخص کی مثال ہے۔ کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔ آپ لوگ بفضلہ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے۔ اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے۔ اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپکی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔ دنیا کی مشکلات بھی ایک ریگستان کا سفر ہے۔ کہ جو عین گرمی اور تمازت آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے۔ پس اس دشوار گزار راہ کے لئے باہمی اتفاق کے اس سرد پانی کی ضرورت ہے۔ جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈی کر دے۔ اور نیز پیاس کے وقت مرنے سے بچا وے۔

ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے۔ جبکہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے ابتلا نازل ہو رہے ہیں زلزلے آ رہے ہیں قحط پڑ رہا ہے۔۔۔۔۔۔ اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی۔ اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی۔ تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئینگی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی۔ اور دوسری بلا ظاہر ہو جائیگی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائینگے۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیری مصیبتوں کے پیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائینگے۔ سو اے ہم وطن بھائیو قبل اسکے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ۔ اور چاہیئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کر لیں۔ اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے۔ جو وہ صلح کی مانع ہو۔ اس زیادتی کو قوم چھوڑ دے۔ ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔"

(منقول از پیغام صلح صـ۱۰ـ۲ و صـ۸ـ۹)

ایڈیٹر مرزا بشیر الدین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امیر امان اللہ خاں اور مسلم اخبارات

اخبار "احسان" اشاعت ۵ ارنومبر میں سطائبات کے زیرعنوان "امیر امان اللہ خاں صاحب سابق شاہ افغانستان" کے متعلق مزاحیہ رنگ میں اس طرح خوش نگاری کی گئی ہے:-

"معلوم ہوا ہے کہ سابق شاہ افغانستان غازی امان اللہ خاں کو حکومت اطالیہ سے یہ حکم پہنچا ہے۔ کہ آپ کا شاہی الاؤنس بند کر دیا گیا ہے۔ اطالیہ کی حکومت نے بھی شاید اس کو گرانی الاؤنس سمجھ رکھا تھا۔ کہ جب چاہا بند کر دیا۔ سنا تھا کہ غازی امان اللہ خاں نے اطالیہ میں ہوٹل کھول رکھا تھا۔ اب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ایک یتیم خانہ بھی ساتھ کھول لیں۔ یتیم خانہ والے خوب روپیہ کماتے ہیں۔ اور دنیا والوں سے روپیہ حاصل کرنے کے لئے بھی بڑے ڈھنگ کی ضرورت ہے"۔

اور "زمیندار" مورخہ ۱۴ نومبر میں زیر عنوان فکاہات حسب ذیل ارشاد ہوا ہے:-

"آج کل سابق بادشاہوں کو بڑی دقت کا سامنا ہے۔ سابق شاہ انگلستان کو اپنے ملک میں نوکری نہیں ملی۔ اس لئے آپ امریکہ چلے گئے ہیں۔ اور خیال ہے کہ وہ ایک فلم کمپنی میں شامل ہو جائینگے۔ اب غازی امان اللہ خاں سابق شاہ افغانستان کے متعلق ایک خبر آئی ہے۔ وہ اطالیہ میں رہتے ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت اطالیہ نے ان کا شاہی الاؤنس بند کر دیا ہے۔ غازی امان اللہ شاید فلم ایکٹر بننا پسند نہ کریں۔ بہرحال کسب معاش کے لئے ان کے سامنے ایک راستہ کھلا ہے۔ وہ یہ کہ آپ ہینگ بیچ کر گزارہ چلا سکتے ہیں۔

مولانا چراغ حسن حسرت ہینگ فروش پٹھانوں کے متعلق ایک دلچسپ لطیفہ سنایا کرتے تھے۔ ایک پٹھان سڑک پر بیٹھا ہینگ بیچ رہا تھا۔ ایک جنٹلمین پاس سے گزرا۔ پٹھان بولا او بابو! ادھر آؤ۔ بابو ٹھہر گیا۔ پٹھان نے کہا ہینگ لے گے؟ بابو نے جواب دیا۔ نہیں خاں صاحب! مجھے ہینگ نہیں چاہیئے۔ پٹھان چمک کر بولا۔ کیوں نہیں لے گا۔ ہم تمہارے باپ کا نوکر ہے کہ افغانستان سے ہینگ لے کر آیا ہے۔ غازی امان اللہ خاں بھی اطالویوں سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم تمہارے باپ کے نوکر ہیں کہ بادشاہی چھوڑ کر ہینگ بیچنے آئے ہیں"۔

یہ وہی امیر امان اللہ خاں صاحب ہیں۔ جن کے متعلق مسلم اخبارات میں کبھی نہایت شاندار قصائد گائے جاتے رہے ہیں۔ جن کے متعلق شاعر مشرق علامہ اقبال آنجہانی نے تعریفوں کے پل باندھ دیئے۔ اور جب افغانوں نے ایک بےگناہ احمدی کو اسی الزام پر شہید کرا دیا کہ وہ دین اسلام سے پھر گیا ہے۔ تو انہی اخبارات نے آپ کے اس فعل کو جائز قرار دینے کے لئے ہندوستان کی فضا میں طوفان اٹھا دیا تھا۔ یہ وہی امیر امان اللہ خاں صاحب ہیں۔ جن کے ساتھ کبھی ہندوستان کے مسلمان ملت بیضا کے احیاء و تجدید کو وابستہ خیال کرتے تھے۔ کیا یہ مقام عبرت نہیں کہ آج اسی امیر امان اللہ صاحب کے متعلق کوئی ذکر کرنا منظور ہوتا ہے تو انکو انہی اخبارات میں جن میں کسی وقت ان کے لئے بڑے بڑے اسلامی القاب لکھے جاتے تھے۔ ایسی جگہ دی جاتی ہے۔ جو مزاح طرازی اور ظرافت نگاری کے لئے مخصوص کی گئی ہو۔ اور ذکر کا انداز بھی ماشاء اللہ کتنا شاندار ہے۔

تقدیر نے غازی امیر امان اللہ خاں صاحب کو اگر اس حالت تک پہنچا دیا ہے۔ تو دنیا میں یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہوئی۔ انسانی تاریخ کے اوراق پر ایسے ہزاروں ہزار اور لاکھوں لاکھ واقعات ثبت ہیں۔ کہ ہیروں سے مرصع تاج والے لعل زر و جواہر سے پرنقش و نگار تختوں پر بیٹھنے والے زمانے کی ایک ہی ٹھوکر سے ایسے خاک میں ملے کہ اب ان کے آثار بھی کہیں دیکھنے میں نہیں آتے۔ ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔ اور جب تک دنیا قائم ہے۔ ہوتا رہیگا۔ لیکن شاید ہی ایسا ہوا ہو کہ ایسے بدنصیب لوگوں کا کسی نے اس طرح مذاق اڑایا ہو۔ جس طرح ان مزاح نگاروں نے امیر امان اللہ خاں صاحب کا اڑایا ہے۔ اس سے جہاں انکی اپنی اخلاقی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ وہاں یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے۔ کہ اگر واقعی امیر امان اللہ خاں صاحب حقیقی طور پر ویسے ہی ہوتے۔ جیسا کہ اقبال مندی کے زمانے میں ان کو سمجھا جاتا تھا۔ اگر واقعی اسلام کے متعلق ان کے دل میں وہی سوز و درد ہوتا۔ جو ان کی طرف اس وقت منسوب کیا جاتا تھا۔ تو خواہ وہ تقدیر سے دنیاوی لحاظ سے کتنے ہی پستی کی گہرائیوں میں گر جاتے آج وہ اس طرح اپنے سابقہ قصیدہ خوانوں کی نظروں میں بھی باعث مزاح و تمسخر نہ ٹھہرتے۔ ص

ہفتہ تعلیم و تلقین کے متعلق ضروری اعلان

تمام جماعتیں ابھی سے تیاری شروع فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کی مشترکہ سب کمیٹی کے زیر انتظام سالانہ ہفتہ تعلیم و تلقین منایا جاتا ہے۔ اس سال کے لئے مضمون "موعود ادیان عالم" تجویز ہوا ہے۔ اور اس کے مختلف پہلوؤں پر احباب جماعت کے سامنے مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۳۶ء بروز بدھ سے ۸ دسمبر بروز اتوار تک باستثناء بروز جمعہ روزانہ تقاریر کی جائیں گی۔ ہر محلہ اور ہر جماعت میں ان تقاریر کے لئے لیکچراروں کا ابھی سے انتظام کر لیا جائے۔ مندرجہ ذیل چھ عنوان مقرر کئے گئے ہیں:-

(۱) موعود یہودی مذہب (۲) موعود مسیحیت (۳) موعود ویدک دھرم (۴) موعود سکھ ازم (۵) موعود بدھ ازم و زرتشت ازم (۶) موعود اسلام (الف) از روئے قرآن مجید۔ (ب) از روئے احادیث۔ (ج) از روئے اخبار صلحاء امت۔

ہر جماعت ان عنوانوں پر تقاریر کا اپنی اپنی سہولت کے مطابق انتظام کر سکتی ہے۔ مشترکہ سب کمیٹی نے سلسلہ کے علماء و فضلاء کے سپرد یہ عنوان کر دیئے ہیں۔ اور توقع ہے کہ چند ہی دنوں تک تمام مضامین آجائیں گے۔ اور ان کو افادہ عام کے لئے شائع کر دیا جائیگا۔ اگر انتظام ہو سکا۔ تو سب مضامین ایک رسالہ کی صورت میں بھی جلد تر چھپ جائینگے اس مجوزہ رسالہ "موعود ادیان عالم" خریدنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اپنی مطلوبہ تعداد سے دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں اطلاع دیں۔ اس موضوع پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ جناب مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری۔ جناب مولوی ظہور حسین صاحب۔ جناب مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا۔ جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ جناب پروفیسر عبد اللہ ناصر الدین صاحب۔ جناب گیانی واحد حسین صاحب وغیرہ ہم کے مقالات جمع ہو رہے ہیں۔

(ابو العطاء جالندھری صدر مشترکہ سب کمیٹی انصار و خدام)

مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار نور کے صاحبزادہ اور بہو فسادیوں کی لپیٹ میں

ہندوستان کے موجودہ فسادات کے سلسلے میں مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کے صاحبزادہ ڈاکٹر ہارون الرشید صاحب ہیلتھ آفیسر گڑھ مکتیشور کی اہلیہ صاحبہ کو بھی نہایت خطرناک حالات میں سے گذرنا پڑا۔ اس وقت تک مکرم شیخ صاحب کو پرائیویٹ ذرائع سے جو اطلاعات مل سکی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر ہارون صاحب اس واقعہ کے وقت وہاں موجود نہ تھے۔ اور اب تک لاپتہ ہیں۔ البتہ ان کی اہلیہ صاحبہ مراد آباد کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ اور بخیریت ہیں۔

ہم تمام احمدی احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر ہارون الرشید صاحب کے متعلق دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق بھی جلد کوئی خوشکن خبر لائے۔ اور انہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ ان کی تلاش سرگرمی سے جاری ہے۔ مراد آباد کے ہیلتھ آفیسر صاحب نے یہ امید دلائی ہے کہ وہ بھی کسی محفوظ مقام میں مقیم ہوں گے۔

انصار سلطان القلم

انصار سلطان القلم کے تیسرے انعامی مقابلہ کے لئے مضمون کا عنوان "قوموں کی زندگی اسلام میں ہے"۔ مقرر کیا گیا ہے۔ میعاد میں توسیع کی جاتی ہے۔ مضامین ۳۰ نومبر تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

ص تخت سے تختہ پر آگرنا بھی آپ کو خدمت اسلام کے ہزارہا مواقع میسر تھے۔ ایسی زبردست ٹھوکر کھا کر آپ کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں تھیں۔ اور جو جھوٹے اور خوشامدانہ القاب آپ کو دئے جاتے تھے۔ آج سچ کر کے دکھا سکتے تھے۔ مگر افسوس ایسے عظیم الشان نشان کے بعد بھی نہ آپکی آنکھیں کھلیں اور نہ دوسروں کی۔ (تنویر)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی

مجلس علم و عرفان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۱۳ ماہ نبوت - آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس میں رونق افروز ہوکر جو ارشادات فرمائے - اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مہمانوں کو سوالات کی اجازت ہے

فرمایا میرے یہاں بیٹھنے کی غرض علاوہ اور باتوں کے یہ بھی ہے کہ باہر سے جو دوست آئیں انہیں ملاقات کرنے اور سوالات دریافت کرنے میں آسانی ہو۔ پیچھے میں نے ایسے سوالات کرنے سے جو غیر ضروری ہوں قادیان والوں کو منع کیا تھا۔ کیونکہ انہیں اکثر ایسے مواقع ملتے ہی رہتے ہیں۔ مگر باہر والوں کو نہیں ملتے اس لئے جو دوست باہر سے آئیں۔ ان کو سوالات دریافت کرنے کی اجازت ہے۔ بلکہ ان کو ضرور اپنی مشکلات کو بیان کرنا چاہیئے۔ پرسوں کشمیر کے ایک دوست سے میں گفتگو کر رہا تھا مگر میں نے دیکھا کہ لوگوں کی طبیعت میں انقباض پیدا ہو رہا تھا۔ اور وہ انہیں چپ کرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ حالانکہ جو امور وہ دریافت کر رہے تھے وہ بظاہر دنیاوی تھے۔ مگر نہایت اہم تھے۔ اور حقیقت میں ایسے دنیاوی امور دین میں ہی شمار ہوتے ہیں۔ دین صرف وفات مسیح کے مسائل کا نام نہیں۔ بلکہ تمام ایسے امور خواہ انتظامی ہوں یا تربیتی۔ سیاسی ہوں یا معاشرتی۔ اخلاقی ہوں یا تمدنی سب ہی دین میں شامل ہیں۔ کیونکہ دین انسان کی تمام دنیاوی ضروریات پر حاوی ہے۔ اور ایسے مسائل کی واقفیت کے بغیر دین کامل ہو ہی نہیں سکتا بے شک بظاہر یہ دنیاوی باتیں ہوتی ہیں۔ مگر ان سے دین کے لئے نہایت مفید نتائج نکلتے ہیں۔ سنانے والا اپنی مصائب یا ضروریات سنا رہا ہوتا ہے۔ مگر ہمارے لئے اس میں بہت سے مفید اشارے ہوتے ہیں۔ اور مختلف لوگوں سے سنی ہوئی باتوں سے بسا اوقات ایک نہایت اہم نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ اور ہم کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ان کے تحت کونسا مخفی ہاتھ ہے۔ جو تاروں کو ہلا رہا ہے۔

میں جب لوگوں کو کہتا ہوں کہ خط لکھتے رہو۔ تو اس کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ اس طرح ہمیں ان کے حالات سے واقفیت ہوتی رہے۔ بظاہر ان کے خطوط میں معمولی معمولی باتیں ہوتی ہیں۔ مگر ہم ان سے بہت سے اہم امور اخذ کر لیتے ہیں۔ حتی کہ دعائیہ خطوط سے بھی بہت سی ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں مل جاتی ہیں۔ جن کو جمع کرکے ایک اہم واقعہ بن جاتا ہے۔ جس سے ہم اندازہ لگا لیتے ہیں۔ کہ یہ امور کسی اتفاقی حادثہ کے نتیجہ میں نہیں۔ بلکہ ایک سوچی سمجھی ہوئی سازش کا نتیجہ ہیں۔ جو ہمارے خلاف حکومت کی طرف سے یا کسی اور عنصر کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ جب ہم ان نتائج کو متعلقہ حکام کے سامنے رکھتے ہیں۔ تو وہ حیران رہ جاتے ہیں کہ تمہیں کس طرح پتہ لگ گیا۔ حالانکہ ہمیں نہایت معمولی معمولی باتوں کے ترتیب دینے سے ان رازوں کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

پس یہ باتیں معمولی نہیں اور دین سے خارج نہیں بلکہ اس کا حصہ ہیں۔ اگر آپ لوگ بھی انہیں غور سے سنیں گے۔ تو آپ کے معلومات بھی بڑھ جائینگے۔ اور آپ میں بھی مفید نتائج نکالنے کا ملکہ پیدا ہو جائے گا۔ پس آج میں پھر ہدایت کرتا ہوں کہ مہمانوں کو قریب بیٹھنے کا موقعہ دیں۔ اور ان پر واضح کر دیں کہ وہ سوالات بھی دریافت کر سکتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ جھوٹے رعب میں مبتلا رہنے کی وجہ سے سوالات سے ہچکچاتے ہیں۔ اور حل طلب امور کے دریافت کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔

قرآن کریم کی ایک آیت کی تفسیر

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ ایک صاحب نے دریافت کیا ہے کہ لاتسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن میں ھن ضمیر جمع آئی ہے۔ حالانکہ شمس اور قمر دو ہیں تثنیہ ہونی چاہیئے تھی۔ اس کا ایک جواب تو نحوی ہے۔ کہ بعض دفعہ تثنیہ کے لئے جمع کی ضمیر بھی آ جاتی ہے۔ کیونکہ تثنیہ غیر طبعی صیغہ ہے۔ اور اس کی قرآن کریم کے علاوہ عربی محاورات میں بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ دوسرا جواب علم ہیئت کے لحاظ سے ہے۔ کہ شموس اور اراضی کئی ہیں۔ پہلے زمانہ میں جب یہ ثابت نہ ہوا تھا۔ کہ سورج اور چاند زیادہ ہیں۔ اس وقت قرآن کریم پر اعتراض کرنے والوں کے لئے نحو کا جواب کافی تھا۔ اور اب جبکہ یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ شموس اور اراضی بہت سے ہیں۔ تو ان کے جواب کے لئے ھن کی ضمیر موجود ہے۔ دیکھو یہ قرآن کریم کا کس قدر کمال ہے۔ اور اس کی صداقت کا کتنا زبردست ثبوت ہے۔ پہلے زمانہ میں جب علم ہیئت نے یہ ثابت نہ کیا۔ کہ شموس اور اراضی زیادہ ہیں۔ تو ان کے لئے نحو کا جواب کافی تھا۔ اور تفصیل بیان کی ضرورت نہ تھی۔ اگر اس حقیقت کو کھول کر بیان کر دیا جاتا۔ تو مسلمان لوگوں کے مطاعن کا نشانہ بن جاتے۔ اور ان کے پاس کوئی ثبوت نہ ہوتا۔ مگر اب جبکہ اس حقیقت کو علم ہیئت نے منکشف کر دیا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ اس پر کسی قسم کا اعتراض ہو۔ اس کی صداقت کی شہادت ہو گئی ہے۔ اور قرآن کریم کہہ سکتا ہے۔ کہ جس حقیقت کو آج ساری دنیا کے ہیئت دانوں نے ہزاروں سالوں کی کوشش کے بعد معلوم کیا ہے۔ وہ ساڑھے تیرہ سو سال قبل سے قرآن کریم میں موجود ہے۔ کیا یہ اس کی عظیم الشان صداقت کا ثبوت نہیں ہے۔

موجودہ زمانہ کا جہاد تبلیغ ہے

قادیان ۱۴ ماہ نبوت۔ فرمایا میں نے پچھلے دنوں تبلیغ کے لئے تحریک کی تھی کہ لوگ ایک مہینہ سال میں وقف کریں۔ چنانچہ اس وقت ساڑھے تین سو دوستوں نے نام لکھائے تھے۔ مگر جو رپورٹیں آ رہی ہیں وہ نہایت ہی افسوسناک ہیں۔ ہر ماہ تقریباً تیس آدمیوں کو تبلیغ کے لئے جانا چاہیئے تھا۔ مگر دو مہینے ہو رہے ہیں۔ صرف اٹھارہ انیس دوستوں نے کام کیا ہے۔ اور جو کام ہوا ہے۔ وہ بھی ناتسلی بخش ہے۔ ہمارا کام تو صرف کہتے چلے جانا ہے۔ آگے کام کرنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ ہم نہ ان کی غفلت میں شریک ہیں۔ اور نہ ثواب میں حصہ دار۔ یہ اللہ تعالیٰ سے معاملہ ہے۔ فارسی میں ضرب المثل ہے

کے آمدی و کے پیر شدی

یعنی کب تو پیدا ہوا۔ اور کب بوڑھا ہو گیا۔ یہی حال ہماری جماعت کا ہے۔ کہ ابھی جوان بھی نہیں ہوئی۔ کہ بڑھاپے کے آثار پائے جانے لگے ہیں۔ جب ہر احمدی کا عقیدہ ہے۔ کہ جہاد جاری ہے۔ صرف اس کی شکل بدل گئی ہے۔ اور تلوار کی جگہ تبلیغ نے لے لی ہے۔ تو اسے یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ اس کے بھی وہی احکام ہونگے۔ جو تلوار کے جہاد کے ہیں۔ جہاد سیف کے احکام یہ ہیں کہ ضرورت کے وقت سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر جہاد پر چلے جاؤ۔ اور جس جگہ بھی ضرورت ہو وہاں پہونچ جاؤ۔ اور جو جہاد سے واپس آئے وہ مرتد ہے پس یہی احکام تبلیغ کے جہاد کے بھی ہیں مگر افسوس ہے کہ یہاں ان احکام کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کو چھ چھ سات سات مہینے جہاد ہی میں مصروف رہنا پڑتا تھا۔ مگر یہاں صرف ایک ماہ کے لئے بھی لوگ تیار نہیں۔ نہایت افسوس ہے کہ جماعت نے اپنے فرائض کو نہیں سمجھا۔ اسلئے جب تک وہ اپنے فرائض کو سمجھنے کی کوشش نہ کرے گی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کامیابی کا جو طریق خدا نے بتایا ہے

اس پر چل کر ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور جس قدر محنت اور کوشش اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر فرمائی ہے۔ اس کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ بغیر قربانیوں کے ہمیں انعامات مل جائیں گے۔ وہ سخت غلطی خوردہ ہیں۔ یاد رکھو۔ صرف نام کا مہاجر بننا کوئی کام نہیں دیتا۔ بلکہ عمل سے تم مہاجر بنو۔ اور مہاجرین کے نمونہ پر عمل کرتے ہوئے ویسی ہی قربانیاں پیش کرو۔ جو قادیان کے شایان شان ہیں۔ احمدیت میں آنا موت قبول کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں میرا راستہ کانٹوں پر ہے۔ جو شخص حضورؑ کے پیچھے چلنا چاہتا ہے۔ اسے کانٹوں پر چلنا پڑیگا۔ اور سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑیگا۔ مگر مجھے جماعت کی کمزوری سے ڈر لگتا ہے اللہ تعالیٰ ہی بچائے تو بچائے۔ ورنہ دنیا کا کونسا جرنیل ہے جو ان سے کام لے سکتا ہے۔ جماعت کا ایک معتدبہ حصہ ایسا ہے۔ جو قربانیوں کے لئے تیار نہیں۔ اور پھر یہ امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ کہ آسمان سے نور کب نازل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کب اترتی ہیں۔ ان کی مثال اس میراثی کی ہے۔ جس نے صبح کی نماز تو بے تیمم کرکے پڑھی تھی اور پوچھنے لگا "میرے چہرے پر نور آیا کہ نہیں" اس مثال کے سننے پر سب حاضرین ہنس پڑے۔ جس پر حضور نے فرمایا۔ اس مثال پر تم سب ہنس پڑے ہو۔ حالانکہ یہ تمہاری حالت ہے۔ تم قربانی تو کرتے نہیں۔ اور آسمان کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہو۔ فرشتہ اترا ہے کہ نہیں۔ قربانی کے وقت تم گھروں کو چل دیتے ہو۔ خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ تمہارے لئے فرشتے نازل کرے۔ جب تم خدا کے لئے چلنا پسند کرو گے۔ اور جہنم میں پڑنا گوارا کرو گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے جہنم تم پر حرام کر دیگا۔ یہی مفہوم اس آیت کا ہے۔ ان منکم الا واردھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے نہایت لطیف معنے کئے ہیں۔ کہ مومن اسی دنیا میں اللہ کی راہ میں مشکلات برداشت کرکے دوزخ میں پڑتا ہے۔ مگر کافر اگلے جہان میں پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کسی مناسبت سے ہوتے ہیں۔ جب کوئی اللہ تعالیٰ کے لئے پیاسا رہتا ہے۔ تو وہ اسے پلاتا ہے۔ کوئی بھوکا رہتا ہے تو وہ اسے کھانے کو دیتا ہے۔ کوئی اس کی خاطر اپنے آپ کو جہنم میں ڈال دیتا ہے۔ تو وہ دوزخ کو اس پر حرام کر دیتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔ لعلک باخع نفسک۔ بخع کہتے ہیں۔ گردن کو آخر تک کاٹنا۔ یعنی کفار کے اسلام نہ لانے پر آپ کی گردن پر چھریاں چل رہی تھیں۔ اور یہ دکھ اور تکلیف آروں کی تکلیف سے زیادہ تھی۔ آرہ تو ایک دفعہ ہی اپنا کام کر دیتا ہے۔ مگر یہ ایسے آرے تھے۔ کہ ساری عمر چلتے ہی رہے۔ اور اسی تکلیف کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ مقام دیا کہ آپ تو الگ رہے آپ کے ماننے والوں کیلئے بھی اللہ تعالیٰ نے دوزخ حرام کر دیا۔ یعنی آپؐ نے نہ صرف اپنے بلکہ اپنے ماننے والوں کے گناہوں کو بھی اٹھایا۔ اور یہی کفارہ ہے۔

پس جماعت کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ اور رات دن اس کی کوشش کرتے ہوئے ذکر الٰہی کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور اللہ کے اور اس کے بندوں کے حقوق کو ادا کرنا چاہیئے۔ صرف تبلیغ ہی ایک ایسا کام ہے۔ جس سے دونوں کے حقوق ادا ہوتے ہیں۔ اللہ کے بھی اور بندوں کے بھی۔

اذان کے بعد جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے اپنی اور السید منیر الحصنی صاحب کی ملاقات کے دلچسپ اور ایمان افروز حالات سنائے۔

اس کے بعد فضل عمر ہوسٹل کے ایک طالب علم نے دریافت کیا۔ کہ پیشہ ور فقیروں کو کچھ دینا چاہیئے یا نہیں۔ حضور نے فرمایا اس کے لئے بھی پہلے سوچنا پڑے گا۔ کہ وہ پیشہ ور کیوں بنے ہیں۔ اگر تو اس وجہ سے ہے کہ ملک کے لوگ سنگدل اور ظالم ہیں۔ اور انہوں نے ہاتھ پھیلانے پر مجبور کر دیا ہے۔ تو یہ ان کا قصور نہیں۔ ہمارا قصور ہے اور پھر نہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ اسے اتنا دینا چاہیئے۔ کہ وہ گھر بیٹھنے پر مجبور ہو جائے۔ لیکن اگر کوئی حرص یا چوروں کی ایجنٹی کی وجہ سے مانگتا ہو۔ تو اسے نہیں دینا چاہیئے۔ ایسے لوگوں کو میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ چلو میرے ساتھ تمہیں روٹی کپڑا اور سب ضروریات دیں گے۔ اور مناسب حال کام بھی دے دینگے۔ مانگنا چھوڑ دو۔ مگر میں نے بارہا تجربہ کیا ہے۔ آج تک ایک بھی ایسا شخص مجھے نہیں ملا۔ جو اس پر رضامند ہو گیا ہو۔ پس تم بھی ایسا ہی کیا کرو۔ اگر تو سلیم الفطرت ہوگا۔ تو ساتھ چل پڑے گا۔ ورنہ شرمندہ ہو کر چلا جائیگا۔ بعض فقیر ایسے پیچھے پڑتے ہیں۔ کہ ہٹنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ اور بازار وغیرہ میں ایسا گھیر لیتے ہیں۔ کہ اگر ان کو نہ دیا جائے۔ تو دوسروں کو بدظنی کا موقعہ ملتا ہے۔ پس ایسے فقیروں کو بھی دے ہی دینا چاہیئے۔ اور اگر تمہیں معذور اور اپاہج فقیر ملیں۔ تو انہیں ضرور دینا چاہیئے۔ کیونکہ قوم کی طرف سے ان کا کوئی انتظام نہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی استغفار بھی کرو۔ کہ اے خدا یہ میرا فرض تھا۔ کہ اس کی ضروریات میں اس کے گھر پر پہنچاتا۔ مگر یہ خود معذوروں کی حالت میں میرے پاس آیا ہے۔ میرے اس گناہ کو بخش۔

مرتبہ منیر احمد وینس

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے انتظامات کے متعلق مجلس ہمیشہ اجتماع کے بعد احباب جماعت سے مشورہ حاصل کرتی ہے۔ اور پھر آئندہ اجتماع میں حتی المقدور انہیں محفوظ رکھتی اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔

اس مرتبہ بھی ان سب احباب کی خدمت میں جنہوں نے کسی نہ کسی طریق سے اجتماع میں شمولیت فرمائی ہے۔ خواہ بحیثیت خدام کے۔ خواہ بلحاظ زعیم کے۔ خواہ بلحاظ منتظم کے خواہ بلحاظ کسی مجلس کے نمائندہ ہونے کے اور خواہ بلحاظ ایک زائر کے۔ غرض جن کو بھی اجتماع دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ان سب سے درخواست ہے۔ کہ اگر اجتماع کے انتظامات میں انہیں کسی قسم کی کمی یا نقص نظر آیا ہے۔ تو اس سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔ نیز اس کمی کو پورا کرنے اور اس نقص کو دور کرنے کے متعلق اپنے مشورہ سے مستفید فرمائیں۔ اور اگر کسی دوست کے ذہن میں کوئی نئی بات آئے۔ تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ آئندہ انتظامات کا ڈھانچہ بناتے وقت اسے بھی پیش نظر رکھا جا سکے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گورپرب کی تقریب پر ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی تقریر

گوروسنگھ سبھا گجرات کی دعوت پر گورپرب کی تقریب کے سلسلہ میں جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم امیر جماعت احمدیہ گجرات کا گوردوارہ متصل آریہ سماج گجرات میں گورو بابا نانک صاحب کی زندگی پر ایک عظیم الشان لیکچر ہوا۔ حاضرین میں سکھوں کے علاوہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی بھی کافی تعداد تھی۔ تقریر میں بتایا گیا۔ کہ گورو نانک صاحب نے دنیا کے سامنے یہ نظریہ پیش کیا۔ کہ تمام روئے زمین کے انسان خواہ اچھے ہوں یا برے۔ کالے ہوں یا گورے۔ ایک خدا کی مخلوق ہیں۔ اور کسی قوم کو دوسری قوم پر فوقیت نہیں ہے۔ بلکہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ آج دنیا اگر اس نظریے کو تسلیم کرے۔ تو سب فسادات ختم ہو جا سکتے ہیں۔ اور ہندوستان میں موجودہ فسادات کو دور کرنے کے لئے کم از کم سکھوں کو گورو بابا نانک صاحب کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کا علمبردار ہونا چاہیئے۔ نیز خادم صاحب نے اس امر پر زور دیا۔ کہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت جو یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مرنجان مرنج تھے۔ اور ہر ایک کے عقائد کو درست کہتے تھے۔ یہ نظریہ بالکل غلط ہے۔ بابا نانک ایک جوانمرد اور دلیر باخدا انسان تھے۔ جنہوں نے اپنے عقائد کو بلاخوف لومۃ لائم صاف طور پر پیش کیا۔ مورتی پوجا کا کھنڈن کیا۔ اور صحیح توحید پیش کی۔ اگر وہ مداہنت پسند ہوتے۔ تو مورتی پوجا کی کبھی مخالفت نہ کرتے۔ یہ بابا نانک علیہ الرحمۃ کی جرأت ایمانی ہی کا نتیجہ تھا۔ کہ انہوں نے ایسے وقت میں جبکہ مسلمان تازہ تازہ ہندوستان میں حملہ آور ہو کر داخل ہو رہے تھے۔ اور ہندو قوم میں ان کے خلاف سخت جذبۂ نفرت تھا۔ اور ان کے ساتھ چھوت چھات کا پرچار کیا جا رہا تھا۔ بابا صاحب نے ملک کی اس رَو کے خلاف مردانہ وار علم جہاد بلند کیا۔ حاضرین نے تقریر کو بیحد پسند کیا۔ اور منتظمین جلسہ نے خادم صاحب کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ اور اعلان کیا کہ آپ نے اپنی شاندار تقریر سے فی الواقع ایک بہترین خدمت سرانجام دی ہے۔ (محمد اشرف کلرک ضلع وار نظام جماعت احمدیہ گجرات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وادی سوئٹزرلینڈ میں عید الاضحیہ

(از مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب مجاہد اسلام)

(۱)

عید الاضحیہ عالمگیر قربانی پیہم جدوجہد اور مسلسل خدمت دین کا پیغام ہے۔ یہ عید ہر سال مومنوں کے قلوب کو حرارت ایمانی۔ جوش عمل اور احساس ذمہ داری پیدا کرنے کے لئے منائی جاتی ہے۔ یہ محض رسم و رواج کا مظاہرہ نہیں بلکہ ایمان و اخلاص اور تعلق باللہ کو مضبوط اور استوار کرنے کا موجب ہے۔ اس کا مقصد نہایت ہی بلند اور ارفع ہے۔ یہ ہر مومن مرد و عورت اور بچہ کو اس کی پیدائش کے مقاصد کو ذہن نشین کرنے اور اس کے مطابق خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ یہ عید ہر سال اس سبق کو دہراتی ہے کہ مومن کا رستہ پھولوں کی سیج نہیں بلکہ خاردار جھاڑیوں سے گذرتا ہے اس کے لئے یہ رستہ لابدی ہے۔ یہ عید ہر مومن کے لئے جان کی قربانی۔ مال کی قربانی۔ اوقات کی قربانی۔ عزیز و اقارب کی قربانی اور خواہشات کی قربانی کا مطالبہ ہے۔ غرضیکہ یہ عید مومن کے لئے ہر سال یہ پیغام لاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان کو قربان کرنا حیات ابدی کا موجب ہے۔ اور یہی مومن کی خواہش۔ آرزو اور تڑپ ہوتی ہے۔ پس وہ اپنے مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ اور اس کے نیک ثمرات کو محسوس کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہے۔ اور یہ خوشی اطمینانِ قلب کا باعث ہو کر مومنوں کے لئے جسمانی اور روحانی دوسری عید کا موجب بن جاتی ہے۔

(۲)

انہی جذبات اور احساسات کے ساتھ ہم تینوں نے سوئٹزرلینڈ میں پہلی عید منائی گو ہم دارالامان سے دور تھے۔ گو ہم اپنے پیارے محبوب اور محسن آقا سے بھی دور تھے۔ اور اپنے اعزا و اقارب کی جدائی کا احساس بھی موجود تھا۔ لیکن ہمارے قلوب عید کی خوشی سے معمور تھے ہمارے لئے یہ جذبہ اطمینان قلب راحت اور خوشی کا باعث تھا کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنوں سے دور ہیں۔ اور یہ جدائی کسی دنیوی غرض سے نہیں بلکہ اپنے پیارے خدا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے۔ اور اپنے مقدس آقا کے ارشادات کی تعمیل میں ہم نے دیار محبوب اور پیاروں کو چھوڑا ہے۔ پس ہمارے قلوب عید کی خوشی سے پر تھے۔ لیکن ساتھ ہی ذمہ داری کا احساس نمایاں طور پر آنکھوں کے سامنے تھا۔ بہت ہی عظیم الشان اور بڑا کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اتنا بڑا کہ جس کا تصور کر کے بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہم تین کمزور عاجز اور ظاہری علوم سے تہیدست انسانوں نے ان ممالک میں اسلام کی عزت وقار اور اس کی حقیقی دلربا اور پر امن تعلیم کو پھیلانا ہے۔ ہم نے اسلام کی کشتی کو مخالف طوفان اور موجوں کے تھپیڑوں میں سے سلامتی کے ساتھ کنارے پر لے جانا ہے۔ پس ہم خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی کے ساتھ دست بدعا تھے کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے اس کاغذ کی ناؤ کو امن اور سلامتی کے ساتھ کنارہ پر پہنچا دے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقاصد کو کماحقہ جلد از جلد پورا فرمائے۔ ہمارے قلوب ایمان سے معمور ہیں ہمیں الٰہی وعدوں پر پورا یقین ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت پر ہمیں کامل بھروسہ ہے۔

(۳)

ہماری یہ خواہش تھی کہ اپنی جائے رہائش سے باہر کسی مناسب جگہ نماز عید ادا کریں۔ لہٰذا ہم صبح دس بجے کے قریب جگہ کی تلاش کے لئے نکلے۔ آخر کار ۱/۲ ۱۱ بجے ہم نے زیورک جھیل (ZURICH LAKE) کے کنارے نماز عید ادا کی۔ برادرم شیخ ناصر احمد صاحب نے نماز کے بعد خطبہ پڑھا۔ جس میں عید کی غرض و غایت۔ کام کی اہمیت اور اس کے مطابق پوری جدوجہد کرنے پر زور دیا۔ بعد ازاں ہم تینوں بھائی ایک دوسرے سے گلے ملے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔ کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ظاہری رنگ میں بھی عید منانے کی توفیق عطا فرمائی۔ شہر کے نزدیک ایک گاؤں میں ایک ہندوستانی عورت مقیم ہے۔ جس نے یہاں کے ایک باشندہ مسٹر ہیفلی (Hafeli) سے شادی کی ہوئی ہے۔ اور یہاں سالہا سال سے مقیم ہے۔ مسٹر ہیفلی بہت خوش خلق انسان ہیں۔ عید سے چند روز پہلے ہمیں انہیں تبلیغ کرنے اور لٹریچر دینے کا بھی موقع ملا تھا۔ انہوں نے عید سے تین چار روز قبل ہمیں اپنے ہاں عید منانے کی دعوت دی جسے ہم نے خوشی سے قبول کر لیا۔ کل بعد دوپہر ہم ان کے ہاں پہنچے۔ ہم نے خود ہندوستانی طریقہ کے مطابق کھانا تیار کیا۔ ایک ترک جو کہ تجارت کے لئے یہاں آیا ہوا تھا بھی مدعو تھا۔ ہم نے رات کا کھانا اکٹھا کھایا۔ یہ عورت نہایت ہی مہمان نواز ہے۔ اسے ہندوستان اور ہندوستانیوں سے خاص محبت ہے۔ بفضلہ تعالیٰ تبلیغ کا بھی موقعہ ملا۔ ہم نے انہیں سلسلہ کی کتب مطالعہ کے لئے دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں وہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس ترک کو بھی تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ وہ انگریزی نہیں جانتا تھا۔ اس لئے ہم نے جرمن زبان میں ہی اُسے کسی قدر سلسلہ عالیہ کے متعلق معلومات بہم پہنچائے۔

(۴)

جیسا کہ میں اوپر ذکر کر چکا ہوں ہم احباب جماعت کی محبت اور اخلاص بھری دعاؤں کے سخت محتاج ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے خاص تصرف کے ماتحت ایسے حالات پیدا فرما دے کہ آئندہ ہم وسیع پیمانہ پر عیدیں منا سکیں۔ اس دفعہ ہم تینوں نے نماز عید ادا کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ عید آئندہ کے لئے نماد کا کام دے۔ تا کہ اگلی عید ہم ایک بڑی جماعت کے ساتھ ادا کر سکیں بلکہ مستقبل قریب میں ہی خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں مخلص اور قربانی کرنے والے افراد عطا فرمائے جنہیں اسلام سے انس اور محبت ہو۔ اور جنہیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا والہانہ جوش ہو۔ یہی ہماری خواہش تمنا اور آرزو ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ نورالدین کے مجربات

- صندلین :۔ خون کو صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے۔ یکصد قرص عا
- تریاق اٹھرا :۔ مرض اٹھرا کو دور کرتی ہے۔ فی تولہ دو روپے۔ مکمل کورس پچیس روپے
- اکسیر جگر :۔ جگر کی بیماریوں میں مفید ہے۔ خوراک ایک ماہ ۴ روپے
- حب بخار :۔ ملیریا کے واسطے مفید ہے۔ یکصد قرص ۶ روپے
- تریاق دمہ :۔ دمہ کے لئے مفید ہے۔ خوراک ایک ماہ ۱۰ روپے
- مرہم مبارک :۔ پھوڑوں پھنسیوں وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ فی ڈبیہ ۲ روپے
- قرص حابس :۔ حیض زیادہ آتا ہو تو یہ گولیاں مفید رہیں گی۔ فی درجن ۳ روپے

ملنے کا پتہ :۔ دواخانہ نورالدین قادیان

لیکن یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے خاص فضل پر موقوف ہے۔ ابھی تو ہم زبان پر پورا عبور نہ رکھنے کی وجہ سے کما حقہ اور خاطر خواہ طور پر کام کو شروع کرنے کے قابل نہیں گو ہم بفضلہ تعالیٰ کسی حد تک اپنا ما فی الضمیر ادا کرنے کے قابل ہو گئے ہیں اور ایک حد تک اب جرمن زبان میں تبلیغ کر سکتے ہیں اور ہر موقعہ سے پورا پورا استفادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن پوری طرح بولنے سمجھنے اور تحریر کا کام کرنے کے لئے ابھی کچھ اور وقت لگیگا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر زبان کو جلد از جلد سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس ہماری یہ عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب جماعت ہمیں اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ اپنی تائید و نصرت کو ہمیشہ شامل حال رکھے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بیش از بیش خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جلد از جلد یہاں جماعت کے قیام کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ قادر مطلق خدا لوگوں کے قلوب کو اپنے نور سے منور کر دے اور کفر و الحاد اور دہریت کی بڑھتی ہوئی رو کو محض اپنے فضل و کرم سے دور کر کے اسلام کی پیاری پرامن اور عالمگیر تعلیم کو ان لوگوں کے قلوب میں راسخ فرما دے۔ یہ کام بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ ابھی تو لوگ سننے اور اسے پاگل کی بڑ خیال کر کے دھتکار دیتے ہیں لیکن

ایں قضائے آسمان است بہر حال شود پیدا

ہمیں الٰہی وعدوں پر پورا یقین و وثوق اور ایمان ہے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر کے خفیہ ہاتھ اسلام کے پیغام کو از سر نو اکناف عالم میں پھیلا کر رہینگے۔ خدا تعالیٰ آسمان سے اپنے فرشتوں کو بنی نوع عالم کے قلوب میں ایمان اور عرفان پیدا کرنے کے لئے بھیج رہا ہے اور بھیجتا رہے گا۔ حتیٰ کہ لوگ جوق در جوق اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائینگے۔ ہم زندہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم روزمرہ مہتم بالشان زندہ نشانات دیکھتے ہیں۔ پس یہ کام ہو کر رہیگا اور اسلام پھر سے اپنے پورے جوبن کو حاصل کریگا۔ ہمارے دل اس خواہش آرزو اور تڑپ سے لبریز ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں بھی اس کام کی تکمیل کے لئے آلہ بنائے یہ ہماری بہت بڑی خوش قسمتی ہوگی۔ اگر خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی اس انقلاب عظیم کو برپا کرنے کے لئے اپنے حقیقی سپاہی بنا دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین یا رب العلمین

والسلام

خاکسار عبداللطیف واقف زندگی سوئٹزرلینڈ

ضرورت رشتہ

ضرورت رشتہ:۔ خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ کیلئے جو اردو عربی پڑھی ہوئی صوم وصلوٰۃ کی پابند امور خانہ داری سے خوب واقف غریب گھر مخلص نیک برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا احمدی ہو گجرات کاٹھیاواڑ سی۔ پی۔ یو۔ پی۔ سی۔ آئی دہلی بمبئی ہیواڑ۔ ماواڑ۔ بمبئی وگوبن کے جماعت کے احباب خاص طور پر مدد فرمائیں۔ خط وکتابت ا۔ جی۔ شیخ کلرک اسٹنٹ پیڈ پوسٹ آفس سے کریں۔ خاکسار عظیم الدین احمد ازنیچو

ضرورت رشتہ

میرا لڑکا عزیز محمد فاروق بی۔ ایس سی بحیثیت ریلیشرچ اسسٹنٹ گورنمنٹ کے محکمہ میں ایکسو روپے سے تین سو روپے تک گریڈ میں ملازم ہے عمر ۲۲ ۲۳ سال ہے انکے لئے رشتہ کی ضرورت ہے جو دوست چاہیں تفصیلی امور بذریعہ خط وکتابت یا زبانی طے کر سکتے ہیں۔ خاکسار ڈاکٹر عبدالرحمٰن آف موگا بھٹی منزل الٰہی پارک مصری شاہ لاہور

GOVERNMENT OF INDIA

DISPOSALS

(SECTION CPM OF 3rd CATALOGUE)

Following types of stores are available for sale:

Hand Tools: Eyed tools including agricultural implements, etc; All other types.

Machine Tools: Lathes; Drilling, shaping, slotting, planing and milling machines; Grinders; etc.

Engineering Workshop and Constructional Machinery and Plants: Air compressors and machinery driven by compressed air accessories; Workshop machinery and accessories; Lifting and transport machinery and accessories (cranes, travelling cranes, etc.); Electrical welding machinery and accessories; Gas welding and cutting machinery and accessories.

Engines: Internal combustion engines, other than M.T. Aero and large marine engines; Accessories other than electric equipment.

Other Plant and Machinery: Road making machinery—Earth shifting, grading and surfacing machinery (Bulldozers, etc.), asphalting and surface treating machinery, tar sprayers (tar boilers, spreaders, etc.), stone crushers, concrete-mixers, premixed surfacing-mixers, etc.; Air compressors, etc.; Agricultural; Refrigerating; Heating; Light (non-electric); Pumping machinery—waterworks; Special industry machinery.

Bridges and Heavy Constructional Materials.

Structural Steel Works.

Survey and Optical Instruments: Watches, clocks and other time devices; Compasses; Drawing instruments.

Buildings: Sheds—timber, etc.; Hangars; etc.

Factories and Industrial Units.

Installations.

Full details giving description and condition of stores, quantity, location, etc. and the method of tendering are contained in Section CPM of the Third Catalogue which is available at Rs. 3/- on or about 15th November, 1946, from the addresses given below:

A. Regional Commissioner (Disposals) at

BOMBAY - Mercantile Chambers, Graham Road, Ballard Estate.
CALCUTTA - 6, Esplanade East.
LAHORE - G.P.O. Square, The Mall.
CAWNPORE - 15/159, Civil Lines.

B. Dy. Regional Commissioner (Disposals) at

KARACHI - Variawa Building, McLeod Road.
MADRAS - United India Life Building, Esplanade.

C. All important Chambers of Commerce and Trade Associations.

Mail orders for the catalogue must be accompanied by Money Order or Indian Postal Order.

NOTE: Watch for further announcement regarding Section CPM of Fourth Catalogue which will contain a further list of stores available for disposal.

ISSUED BY THE DIRECTORATE GENERAL OF DISPOSALS, DEPARTMENT OF INDUSTRIES & SUPPLIES, NEW DELHI

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وادی سوئٹزرلینڈ میں عیدالاضحیہ

(از مکرم مولوی عبداللطیف صاحب مجاہد اسلام)

(۱)

عیدالاضحیہ عالمگیر قربانی۔ پیہم جدوجہد اور مسلسل خدمت دین کا پیغام ہے۔ یہ عید ہر سال مومنوں کے قلوب کو حرارت ایمانی۔ جوش عمل اور احساس ذمہ داری پیدا کرنے کے لئے منائی جاتی ہے۔ یہ محض رسم و رواج کا مظاہرہ نہیں بلکہ ایمان واخلاص اور تعلق باللہ کو مضبوط اور استوار کرنے کا موجب ہے۔ اس کا مقصد نہایت ہی بلند اور ارفع ہے یہ ہر مومن مرد و عورت اور بچہ کو اس کی پیدائش کے مقاصد کو ذہن نشین کرنے اور اس کے مطابق خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ یہ عید ہر سال اس سبق کو دہراتی ہے کہ مومن کا رستہ پھولوں کی سیج نہیں بلکہ خاردار جھاڑیوں سے گذرتا ہے اس کے لئے یہ رستہ لابدی ہے۔ یہ عید ہر مومن کے لئے جان کی قربانی۔ مال کی قربانی۔ اوقات کی قربانی۔ عزیز و اقارب کی قربانی اور خواہشات کی قربانی کا مطالبہ ہے۔ غرضیکہ یہ عید مومن کے لئے ہر سال یہ پیغام لاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان کو قربان کرنا حیات ابدی کا موجب ہے۔ اور یہی مومن کی خواہش۔ آرزو اور تڑپ ہوتی ہے۔ پس وہ اپنے مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ اور اس کے نیک ثمرات کو محسوس کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہے۔ اور یہ خوشی اطمینانِ قلب کا باعث ہو کر مومنوں کے لئے جسمانی اور روحانی دوسری عید کا موجب بن جاتی ہے۔

(۲)

انہی جذبات اور احساسات کے ساتھ ہم تینوں نے سوئٹزرلینڈ میں پہلی عید منائی گو ہم دارالامان سے دور تھے۔ گو ہم اپنے پیارے محبوب اور محسن آقا سے بھی دور تھے۔ اور اپنے اعزاء و اقارب کی جدائی کا احساس بھی موجود تھا۔ لیکن ہمارے قلوب عید کی خوشی سے معمور تھے ہمارے لئے یہ جذبہ اطمینان قلب راحت اور خوشی کا باعث تھا کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنوں سے دور ہیں۔ اور یہ جدائی کسی دنیوی غرض سے نہیں بلکہ اپنے پیارے خدا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے۔ اور اپنے مقدس آقا کے ارشادات کی تعمیل میں ہم نے دیار محبوب اور پیاروں کو چھوڑا ہے۔ پس ہمارے قلوب عید کی خوشی سے پُر تھے۔ لیکن ساتھ ہی ذمہ داری کا احساس نمایاں طور پر آنکھوں کے سامنے تھا۔ بہت ہی عظیم الشان اور بڑا کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اتنا بڑا کہ جس کا تصور کر کے بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہم تین کمزور عاجز اور ظاہری علوم سے تہیدست انسانوں نے ان ممالک میں اسلام کی عزت و وقار اور اس کی حقیقی دلربا اور پر امن تعلیم کو پھیلانا ہے۔ ہم نے اسلام کی کشتی کو مخالف رو طوفان اور موجوں کے تھپیڑوں میں سے سلامتی کے ساتھ کنارے پر لے جانا ہے۔ پس ہم خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی کے ساتھ دست بدعا تھے کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے اس کاغذ کی ناؤ کو امن اور سلامتی کے ساتھ کنارہ پر پہنچا دے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقاصد کو کما حقہٗ جلد از جلد پورا فرمائے۔ ہمارے قلوب ایمان سے معمور ہیں۔ ہمیں الٰہی وعدوں پر پورا یقین ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت پر ہمیں کامل بھروسہ ہے۔

(۳)

ہماری یہ خواہش تھی کہ رہائش سے باہر کسی مناسب جگہ نماز عید ادا کریں۔ لہٰذا ہم صبح دس بجے کے قریب جگہ کی تلاش کے لئے نکلے۔ آخر کار ۱۱½ بجے ہم نے زیورک جھیل (ZURICH LAKE) کے کنارے نماز عید ادا کی۔ برادرم شیخ ناصر احمد صاحب نے نماز کے بعد خطبہ پڑھا۔ جس میں عید کی غرض و غایت۔ کام کی اہمیت اور اس کے مطابق پوری جدوجہد کرنے پر زور دیا۔ بعد ازاں ہم تینوں بھائی ایک دوسرے سے گلے ملے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔ کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ظاہری رنگ میں بھی عید منانے کی توفیق عطا فرمائی۔ شہر کے نزدیک ایک گاؤں میں ایک ہندوستانی عورت مقیم ہے۔ جس نے یہاں کے ایک باشندہ مسٹر ہیفلی (Hoefeli) سے شادی کی ہوئی ہے۔ اور یہاں سالہا سال سے مقیم ہے۔ مسٹر ہیفلی بہت خوش خلق انسان ہیں۔ عید سے چند روز پہلے ہمیں انہیں تبلیغ کرنے اور لٹریچر دینے کا بھی موقع ملا تھا۔ انہوں نے عید سے تین چار روز قبل ہمیں اپنے ہاں عید منانے کی دعوت دی جسے ہم نے خوشی سے قبول کر لیا۔ کل بعد دوپہر ہم ان کے ہاں پہنچے ہم نے خود ہندوستانی طریقہ کے مطابق کھانا تیار کیا۔ ایک ترک جو کہ تجارت کے لئے یہاں آیا ہوا تھا بھی مدعو تھا۔ ہم نے رات کا کھانا اکٹھا کھایا۔ یہ عورت نہایت ہی مہمان نواز ہے۔ اسے ہندوستان اور ہندوستانیوں سے خاص محبت ہے۔ بفضلہ تعالیٰ تبلیغ کا بھی موقعہ ملا۔ ہم نے انہیں سلسلہ کی کتب مطالعہ کے لئے دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں وہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس ترک کو بھی تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ وہ انگریزی نہیں جانتا تھا۔ اس لئے ہم نے جرمن زبان میں ہی اُسے کسی قدر سلسلہ عالیہ کے متعلق معلومات بہم پہنچائے۔

(۴)

جیسا کہ میں اوپر ذکر کر چکا ہوں ہم احباب جماعت کی محبت اور اخلاص بھری دعاؤں کے سخت محتاج ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے خاص تصرف کے ماتحت ایسے حالات پیدا فرما دے کہ آئندہ ہم وسیع پیمانہ پر عیدیں منا سکیں۔ اس دفعہ ہم تینوں نے نماز عید ادا کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ عید آئندہ کے لئے ممد کا کام دے تا کہ اگلی عید ہم ایک بڑی جماعت کے ساتھ ادا کر سکیں بلکہ مستقبل قریب میں ہی خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں مخلص اور قربانی کرنے والے افراد عطا فرمائے جنہیں اسلام سے انس اور محبت ہو۔ اور جنہیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا والہانہ جوش ہو۔ یہی ہماری خواہش تمنا اور آرزو ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ نورالدین کے مجربات

- صندلین:۔ خون کو صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے۔ یکصد قرص عہ
- تریاق اٹھرا:۔ مرض اٹھرا کو دور کرتی ہے۔ فی تولہ دو روپے۔ مکمل کورس پچیس روپے
- اکسیر جگر:۔ جگر کی بیماریوں میں مفید ہے۔ خوراک ایک ماہ ۴ روپے
- حب بخار:۔ ملیریا کے واسطے مفید ہے۔ یکصد قرص ۶ روپے
- تریاق دمہ:۔ دمہ کے لئے مفید ہے۔ خوراک ایک ماہ ۱۰ روپے
- مرہم مبارک:۔ پھوڑوں پھنسیوں وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ فی ڈبیہ ۲ روپے
- قرص حائیں:۔ حیض زیادہ آتا ہو تو یہ گولیاں مفید رہیں گی۔ فی درجن ۳ روپے

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ نورالدین قادیان

لیکن یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کے خاص فضل پر موقوف ہے۔ ابھی تو ہم زبان پر پورا عبور نہ رکھنے کی وجہ سے کما حقہٗ اور خاطر خواہ طور پر کام کو شروع کرنے کے قابل نہیں گو ہم بفضلہ تعالیٰ کسی حد تک اپنا ما فی الضمیر ادا کرنے کے قابل ہو گئے ہیں اور ایک حد تک اب جرمن زبان میں تبلیغ کر سکتے ہیں اور ہر موقعہ سے پورا پورا استفادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن پوری طرح بولنے سمجھنے اور تحریر کا کام کرنے کے لئے ابھی کچھ اور وقت لگیگا۔ ہم اللہ تعالےٰ کے بھروسہ پر زبان کو جلد از جلد سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس ہماری یہ عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب جماعت ہمیں اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ اپنی تائید و نصرت کو ہمیشہ شامل حال رکھے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بیش از بیش خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جلد از جلد یہاں جماعت کے قیام کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ قادر مطلق خدا لوگوں کے قلوب کو اپنے نور سے منور کر دے اور کفر و الحاد اور دہریت کی بڑھتی ہوئی رو کو محض اپنے فضل و کرم سے دور کر کے اسلام کی پیاری پر امن اور عالمگیر تعلیم کو ان لوگوں کے قلوب میں راسخ فرما دے۔ یہ کام بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ ابھی تو لوگ سننے اور اسے پاگل کی بڑ خیال کر کے دھتکار دیتے ہیں لیکن

این قضا آسمان است بہر حال شود پیدا

ہمیں الٰہی وعدوں پر پورا یقین و وثوق اور ایمان ہے۔ خدا تعالےٰ کی تقدیر کے خفیہ ہاتھ اسلام کے پیغام کو از سر نو اکناف عالم میں پھیلا کر رہینگے۔ خدا تعالےٰ آسمان سے اپنے فرشتوں کو بنی نوع عالم کے قلوب میں ایمان اور عرفان پیدا کرنے کے لئے بھیج رہا ہے اور بھیجتا رہے گا۔ حتیٰ کہ لوگ جوق در جوق اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائینگے۔ ہم زندہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم روزمرہ مہتم بالشان زندہ نشانات دیکھتے ہیں۔ پس یہ کام ہو کر رہیگا اور اسلام پھر سے اپنے پورے جوبن کو حاصل کریگا۔ ہمارے دل اس خواہش آرزو اور تڑپ سے لبریز ہیں کہ خدا تعالےٰ ہمیں بھی اس کام کی تکمیل کے لئے آلہ بنائے یہ ہماری بہت بڑی خوش قسمتی ہوگی۔ اگر خدا تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی اس انقلاب عظیم کو برپا کرنے کے لئے اپنے حقیقی سپاہی بنا دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین یا رب العالمین

والسلام

خاکسار عبد اللطیف واقف زندگی سوئٹزرلینڈ

ضرورت رشتہ۔ خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ کیلئے جو اردو عربی پڑھی ہوئی صوم و صلوٰۃ کی پابند امور خانہ داری سے خوب واقف غریب گھر مخلص نیک برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا احمدی ہو گجرات کاٹھیاواڑ سی۔ پی۔ یوپی۔ سی۔ آئی دہلی سندھ حیدرآباد۔ دکن۔ مدراس۔ بمبئی وغیرہ کے جماعت کے احباب خاص طور پر مدد فرمائیں۔ خط و کتابت اے۔ جی۔ شیخ کلکٹر۔ استہ ہیڈ پوسٹ آفس سے کریں۔ خاکسار عظیم الدین احمد از ٹو...

ضرورت رشتہ

میرا لڑکا عزیز محمد فاروق بی۔ ایس سی بحیثیت ریلیف اسسٹنٹ گورنمنٹ کے محکمہ میں ایکسو روپے کر تین سو روپے تک کے گریڈ میں ملازم ہے عمر ۲۲-۲۳ سال ہے انکے لئے رشتہ کی ضرورت ہے جو دوست چاہیں۔ تفصیلی امور بذریعہ خط و کتابت یا زبانی طے کر سکتے ہیں۔ خاکسار ڈاکٹر عبد الرحمٰن آف موگا بھٹی منزل الٰہی پارک مصری شاہ لاہور

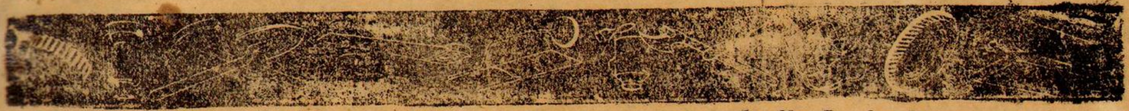

GOVERNMENT OF INDIA

DISPOSALS

(SECTION CPM OF 3rd CATALOGUE)

Following types of stores are available for sale:

Hand Tools: Eyed tools including agricultural implements, etc; All other types.

Machine Tools: Lathes; Drilling, shaping, slotting, planing and milling machines; Grinders; etc.

Engineering Workshop and Constructional Machinery and Plants: Air compressors and machinery driven by compressed air accessories; Workshop machinery and accessories; Lifting and transport machinery and accessories (cranes, travelling cranes, etc.); Electrical welding machinery and accessories; Gas welding and cutting machinery and accessories.

Engines: Internal combustion engines, other than M.T. Aero and large marine engines; Accessories other than electric equipment.

Other Plant and Machinery: Road making machinery—Earth shifting, grading and surfacing machinery (Bulldozers, etc.), aspholding and surface treating machinery, tar sprayers (tar boilers, spreaders, etc.), stone crushers, concrete-mixers, premixed surfacing-mixers, etc.; Air compressors, etc.; Agricultural; Refrigeratings; Heating; Light (non-electric); Pumping machinery—waterworks; Special industry machinery.

Bridges and Heavy Constructional Materials.

Structural Steel Works.

Survey and Optical Instruments: Watches, clocks and other time devices; Compasses; Drawing instruments.

Buildings: Sheds—timber, etc.; Hangars; etc.

Factories and Industrial Units.

Installations.

Full details giving description and condition of stores, quantity, location, etc. and the method of tendering are contained in Section CPM of the Third Catalogue which is available at Rs. 3/- on or about 15th November, 1946, from the addresses given below:

A. Regional Commissioner (Disposals) at

BOMBAY - Mercantile Chambers, Graham Road, Ballard Estate.
CALCUTTA - 6, Esplanade East.
LAHORE - G.P.O. Square, The Mall.
CAWNPORE - 15/159, Civil Lines.

B. Dy. Regional Commissioner (Disposals) at

KARACHI - Variawa Building, McLeod Road.
MADRAS - United India Life Building, Esplanade.

C. All important Chambers of Commerce and Trade Associations.

Mail orders for the catalogue must be accompanied by Money Order or Indian Postal Order.

NOTE: Watch for further announcement regarding Section CPM of Fourth Catalogue which will contain a further list of stores available for disposal.

ISSUED BY THE DIRECTORATE GENERAL OF DISPOSALS, DEPARTMENT OF INDUSTRIES & SUPPLIES, NEW DELHI

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1051

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیلانگ ۱۶ نومبر۔ وزیراعظم بنگال مسٹر حسین شہید سہروردی نے وزیراعظم آسام سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ اپنے صوبہ میں مسلمانوں کو اپنی زمینوں سے بے دخل کرنے کا پروگرام فی الحال ملتوی کردیں۔ مسٹر سہروردی نے کہا تھا۔ کہ وہ اس سلسلہ میں مسٹر باردولی سے ذاتی طور پر آسام آکر تبادلۂ خیالات کرنا چاہتے ہیں۔ وزیراعظم آسام نے مسٹر سہروردی کو مطلع کیا ہے۔ کہ ان کا آسام پہنچنا صوبہ میں مزید بے چینی پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ لہٰذا ان کا آسام آنا مناسب نہیں:۔

پٹنہ ۱۶ نومبر۔ بہار گورنمنٹ نے ہندوستان کی مرکزی حکومت سے استدعا کی ہے۔ کہ صوبہ بہار کے لئے پانچ لاکھ گز کپڑا ان کے موجودہ حصہ سے زیادہ مہیا کیا جائے۔ تاکہ اسے فسادات کے سلسلے میں مظلومین اور پناہ گزینوں میں تقسیم کیا جاسکے:۔

لکھنؤ ۱۶ نومبر: حکومت یوپی کے زیر غور ایک تجویز ہے۔ جس کی رو سے کسان قیدیوں کو آئندہ فصل کے دنوں میں تین ہفتوں کے لئے رہا کردیا جائے۔

پٹنہ ۱۶ نومبر۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے کہا ہے۔ کہ بہار میں فسادات کے یکایک بھڑک اٹھنے سے صوبہ میں خوراک کی صورت حال بدتر ہوگئی ہے۔

فرینکفورٹ ۱۶ نومبر: بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گوئرنگ نے وصیت نامہ میں یہ لکھا تھا کہ اتحادی بہت چالاک تھے۔ لیکن میں ان سے بھی زیادہ ہشیار تھا۔ بلاشبہ اتحادی جنگ جیت گئے۔ لیکن آیا وہ امن جیتنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے؟ اس کا تمام دارومدار تم پر ہے۔ نورمبرگ کے مقدمات میں ثابت ہوگیا ہے کہ جرمنی کون کون سی عظیم الشان روایات کو فرا[موش] ...

رکھ سکتا ہے۔ میں اب بھی ان احکام کو صادر کرنے میں پس و پیش نہیں کروں گا جس کے لئے مجھے مجرم ٹھہرایا گیا ہے

لندن ۱۶ نومبر۔ وزیراعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی نے کارخانہ داروں کی قومی جمعیت کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر برطانیہ کو دنیا کی تجارت میں اپنا مقام برقرار رکھنا ہے تو اسے اپنی مصنوعات کے لئے نئی منڈیاں تلاش کرنی ہوں گی

لاہور ۱۶ نومبر۔ سر خضر حیات خاں ٹوانہ وزیراعظم پنجاب کے خلاف ان کے حلقۂ نیابت خوشاب سے دو ووٹروں نے عذرداری دائر کی ہے۔ ایک طویل درخواست میں ووٹروں نے وزیراعظم پنجاب کے خلاف کئی الزامات لگائے ہیں مثلاً یہ کہ ملک صاحب نے انتخابات میں سرکاری اثر و رسوخ کا ناجائز استعمال کیا۔ اور انتخاب کے اخراجات کا غلط گوشوارہ پیش کیا۔

بٹاویہ ۱۶ نومبر۔ ڈچ کمیشن جنرل اور انڈونیشی لیڈروں کے درمیان جن شرائط پر سمجھوتا ہوا ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ سوموار کو انہیں سرکاری طور پر شائع کر دیا جائے گا۔

اب یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شاید ڈچ کمیشن جنرل اب ہالینڈ واپس نہ آئے امید ہے۔ کہ ڈچ وزیر نو آبادیات ایم جان اسے جانک مین کو ہی جاوا جانا پڑے گا:۔

مستورات کیلئے طبیہ عجائب گھر قادیان کے مرکبات

دوائی عسرِ طمث یہ دوائی کمی حیض کیلئے نہایت مفید ہے۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کی تجویز فرمودہ ہے قیمت مکمل کورس دو روپے

تیاری پاک اکثر طمث بزیادتی حیض (سیلان الرحم) سفید رطوبت آنا، اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوائی نہیں مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے صبح و شام قبل از غذا دودھ کے ہمراہ چھ ماشہ سے تولہ تک دیں قیمت فی پاؤ چھ روپے:۔

اکسیر شباب

یہ دوا انہائیت مفید اجزا سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جاسکتی ہیں۔ نہائیت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی ۷/- سات روپے علاوہ محصولڈاک:۔

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

ہمدرد نسواں (ماہواری کیلئے) دواخانہ خدمت خلق قادیان سے طلب فرمائیں جس میں مشک درجہ اول۔ ایرانی زعفران وغیرہ بیش قیمت اجزاء شامل ہیں قیمت مکمل کورس ۲ اور فی تولہ ۸

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

نام کے ۵۵ صفحے کا انگریزی رسالہ انشاء اللہ عیسائی و غیر احمدیوں میں تبلیغ کیلئے بہت ہی مفید ہے نظام نو ۵۸ صفحے کا انگریزی رسالہ قیمت دونوں کی ایک روپیہ کے پانچ:۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

نیویارک ۱۶ نومبر۔ امریکی ایوان نمائندگان میں ڈیموکریٹک پارٹی کے ایک ممتاز رکن ایمونیل سیلر نے ایک تقریب کے موقعہ پر یہ زور دیا۔ کہ ہندوستان سے فوراً تجارتی معاہدہ کر لیا جائے۔ اور ہندوستان کو دو ارب ڈالر قرض دینے کی منظوری دے دی جائے۔ تاکہ ہندوستان میں برطانوی اثر و رسوخ کی مؤثر مخالفت کی جا سکے۔

نیویارک ۱۶ نومبر۔ قطب جنوبی کو اگلے مہینے جانے والی مہم کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ اس مہم میں طبقات الارض کے ماہرین بھی شامل ہوں گے۔ تاکہ سامانی قوت پیدا کرنے کے لئے یورینیم تلاش کیا جا سکے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ روس بھی عنقریب قطب جنوبی میں ایک مہم بھیجے گا۔

نیویارک ۱۶ نومبر۔ اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی میں شرکت کرنے والے برطانیہ امریکہ اور روس کے نمائندوں نے فرانس کی اس تجویز کو منظور کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے کہ ویٹو کے مسئلہ پر بحث و تمحیص ملتوی کر دی جائے۔ یہ مسئلہ اس وقت پولٹیکل اور سکیورٹی کمیٹی میں پیش ہے۔

دہلی ۱۶ نومبر۔ آج مرکزی اسمبلی میں سردار منگل سنگھ نے اپنی یہ قرارداد واپس لے لی۔ کہ ہندوستان کی ہوائی سروس پر حکومت کا قبضہ ہو۔ سردار عبد الرب نشتر رسل و رسائل ممبر نے اس امر پر زور دیا۔ کہ عارضی حکومت کو ابھی اس سوال پر غور کرنے کے لئے وقت نہیں ملا۔ انہوں نے ذاتی طور پر اس اصول کو تسلیم کیا۔ کہ بعض دوسری صنعتوں کی طرح ہوائی سروسوں کو بھی پرائیویٹ اشخاص کے کنٹرول میں رہنے نہ دیا جائے۔ بلکہ ان پر حکومت کا قبضہ ہونا چاہیئے۔ اس طرح جو آمدنی ہو اسے قوم کے فائدہ کے لئے خرچ کیا جائے۔

کینبرا ۱۶ نومبر۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ نے ایوان نمائندگان میں اس امر کے متعلق امید واثق کا اظہار کیا۔ کہ ہندوستانی باشندے برطانوی کامن ویلتھ میں رہنے کا فیصلہ کریں گے۔ کیونکہ ہندوستان کے تعلقات دوسرے برطانوی علاقوں کے ساتھ بھی وابستہ ہیں۔

دہلی ۱۶ نومبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عمل کی ایک میٹنگ آج شام مسٹر جناح کی قیام گاہ پر منعقد ہوئی۔ ملک فیروز خان نون اور میاں امیر الدین جو بہار کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد واپس آئے ہیں۔ خاص دعوت موصول ہونے پر میٹنگ میں شامل ہوئے۔

دہلی ۱۶ نومبر۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۹ نومبر کو جدہ میں خوفناک طوفان چلنے کی وجہ سے حاجیوں کے تین جہازوں دوست، اسلامی، جہانگیر اور علوی کو کچھ نقصان پہنچا ہے۔ طوفان چلنے کے وقت جہازوں پر کوئی حاجی موجود نہیں تھا۔

بغداد ۱۶ نومبر۔ عراق کی کابینہ نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ باخبر حلقوں کے بیان کے مطابق سابق وزیر اعظم نئی کابینہ بنائیں گے۔

لکھنؤ ۱۶ نومبر۔ کشیدگی کو کم کرنے اور مختلف فرقوں میں اعتماد پیدا کرنے کی کوششوں کے سلسلے میں ضلع رو ہیلکھنڈ اور دوسرے علاقوں میں برطانوی فوج کی کمک بھیج دی گئی ہے۔

لائلپور ۱۷ نومبر۔ گندم ۹ روپے ۱۰ آنے سے ۹ روپے ۴ آنے۔ گڑ دیسی ۲۰ روپے ۴ آنے۔ شکر دیسی ۲۴ روپے سے ۳۲ روپے ۴ آنے۔ گھی دیسی ۱۸۳ روپے۔ کپاس دیسی ۲۴ روپے۔

پشاور ۱۷ نومبر۔ وائسرائے ہند نے لنڈی کوتل میں دو سو آفریدی ملکوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آپ کی آزادی آپ کا قیمتی سرمایہ ہے میں اس آزادی کو ہندوستان کی کسی سیاسی پارٹی کے حوالہ نہ کرنے دوں گا جب برطانوی حکومت کی جگہ ملک میں نئی حکومت قائم ہوگی۔ تو آپ کو اطلاع دیدی جائے گی تاکہ آپ آزادی کے ساتھ اس کے ساتھ سمجھوتہ کر سکیں۔ دانا میں احمد زئی جرگہ کے ساتھ ملاقات کرنے کے دوران میں اس جرگہ کی طرف سے کہا گیا۔ کہ ہم ہندوستان کے مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ ہم پنڈت نہرو کے دورہ کا یہی مطلب سمجھتے ہیں۔ کہ ہندو ہم پر چھا جانا چاہتے ہیں لیکن ہم اس کی اجازت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم جناب ڈاکٹر عبد السمیع صاحب حرب انبالوی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس سٹوڈنٹ امرتسر

تحریر فرماتے ہیں کہ

آپ کے دواخانہ کا تیار کردہ نور منجن واقعی امراض دندان کے دفعیہ کے لئے موجودہ دور میں نہایت قابل ستائش ہے۔

میرے مسوڑھوں میں سے پیپ اور خون آتا تھا۔ نیز مسوڑھوں میں سوجن بھی تھی جس کی وجہ سے میں بہت پریشان تھا۔ ماہ رمضان المبارک میں خاکسار کو تعلیم القرآن کے سلسلہ میں قادیان مقیم ہونا پڑا۔ تو دواخانہ نور الدین قادیان سے نور منجن لے کر استعمال کیا۔ جس کے استعمال سے میں اب بتدریج مدارج صحت طے کرتا جا رہا ہوں۔ گزشتہ دوا قریب الاختتام ہے۔ براہ مہربانی ایک شیشی مزید نور منجن ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

عبد السمیع ایم۔ بی۔ بی۔ ایس فائینل ایرز گلینسی میڈیکل کالج امرتسر

نور منجن شیشی خورد ۸؍ شیشی کلاں ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ نور الدین رضی اللہ عنہ قادیان

ایک معلم کی ضرورت

محلہ باغبان متصل قادیان کے پرائمری سکول کے لئے ایک جے۔ وی پاس استاد کی ضرورت ہے۔ ابتدائی تنخواہ ۳۰+۱۴=۴۴ معہ مہنگائی الاؤنس ہوگی۔ درخواستیں اس پتہ پر ۲۰ نومبر تک پہنچ جانی چاہئیں
دستخط چوہدری محمد اسمٰعیل منیجر سکول